اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول

08-October-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، البتہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃٌ لَّہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃ

یعنی جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود شریف پڑھے گا تو قیامت کے دن اُس کی شفاعت میرے

ذِمّۂ کرم پر ہوگی۔(کنز العمال،کتاب الاذکار،الباب السادس فی الصلاۃ علیه،الجزء الاول، ۲۵۵/۱ ،حدیث: ۲۲۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

☆نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ،تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُ الْمُظَفَّر کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے، اِس مہینے کی پچیس(25) تاریخ کو امامِ اَہلِ سنت مولانا شاہ **امام احمد رضا خان** رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا **عُرس** ہے۔ **عاشقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِس بابرکت موقع پر **باقاعدہ اجتماع یومِ رضا** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے،جس میں **قرآن خوانی،نعت خوانی** اور **سیرتِ اعلیٰ حضرت پر بیانات** وغیرہ

---

1 ...معجم کبیر،سھل بن سعد الساعدی...الخ،۱۸۵/۶ ،حدیث:۵۹۴۲

کا شیڈول ہوتا ہے۔

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!☆اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی۔☆تقریباً 4سال کی عمر میں **ناظرہ قرآنِ پاک** ختم کرلیا اور اِسی عمر میں خالص عَرَبی زبان میں گفتگو فرمائی۔☆تقریباً 6سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔☆13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں تعلیم مکمل فرمائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اِسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس وتدریس (عِلْم کے پیاسوں کو سیراب کرنے) کا بھی آغاز فرمایا۔☆تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا اور شادی شدہ زندگی کی ابتدا ہوئی۔☆تقریباً 23سال کی عمر میں پہلی بار اور تقریباً 51 سال کی عمر میں دوسری بار مکے مدینے کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔☆تقریباً 68سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں اور بالآخر عِلْم وفن کا یہ عظیم آفتاب 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340 ہجری، 28 اکتوبر 1921 عیسوی کو جُمُعَۃُ المبارَک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وقت تقریباً 68 سال کی عمر میں غروب ہوگیا یعنی آپ کا انتقال ہوگیا۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانحِ امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرۂ امام احمد رضا ماخوذاً)

اللہ کریم کی اُن پر کروڑوں رحمتیں ہوں، اللہ پاک اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ جن کی پوری زندگی عشقِ رسول میں گزری۔ آپ گفتگو

فرماتے تو الفاظ کی صورت میں عشقِ رسول کے جام پلاتے۔ قلم اُٹھاتے تو تحریر کی صورت میں عشقِ رسول کو فروغ دیتے نظر آتے۔ گویا آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشقِ رسول کے جام پینے اور پلانے میں گزرا۔ آپ کی شاعری آپ کے عشقِ رسول کا صحیح پتا دیتی ہے۔

یوں تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سی **خصوصیات** کے مالک تھے، مگر خاص بات یہ ہے کہ آپ کے کئی اَشعار قرآنِ پاک کے تفسیری معانی اور احادیث کی طرف اِشارہ کرتے ہیں، گویا قرآن و حدیث میں جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان ہوئی ہے، وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کئی اشعار سے پتا چلتی ہے۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو ۔۔۔ سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَا نَهَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۲)

اِس میں قرآنِ پاک کی اِس آیتِ کریمہ کی طرف اِشارہ ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْؕ(۱۰) ترجمۂ کنزالعرفان: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔ (پ ۳۰، الضحی: ۱۰)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ ۔۔۔ پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۰۵)

اِس شعر میں قرآنِ پاک کی اِس آیتِ مبارکہ کی طرف اِشارہ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النساء: ۶۴)

ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) اُن کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

اِسی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعْطِی، یہ ہیں قاسِم رِزْق اُس کا ہے، کِھلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

اِس میں اُس حدیثِ پاک کی طرف اِشارہ ہے جس میں رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ الْمُعْطِي یعنی بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ کریم عطا کرتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی لاتزال طائفة، ۵۱۱/۴، حدیث: ۷۳۱۱)

اِس سے معلوم ہوا! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا کلام قرآن و حدیث کا آئینہ دار ہے اور اِس میں بھی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری میں بھی دَرَجۂ کمال پر ہے اور عشقِ رسول کی نئی نئی جہتوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے جسم کا رُواں رُواں سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی محبت سے بھرا ہوا تھا، اِسی طرح آپ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ بھی عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کا عشقِ رسول اس دَرَجۂ کمال پر تھا کہ آج سو (100) سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے لکھے ہوئے اشعار جہاں پڑھے جائیں سُننے والے اپنے دلوں میں عشقِ رسول کی تڑپ کو مزید بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ اُن

کے دل جھوم اُٹھتے اور بِلا اختیار زبان سے سُبْحٰنَ اللہ، سُبْحٰنَ اللہ کی صدائیں نکلتی ہیں۔ آج کے بیان کا موضوع بھی **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"** ہے۔ اللہ کرے! ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سُننے کی سعادت حاصل کرلیں۔ آیئے! پہلے ایک حکایت سُنتے ہیں:

مالداروں کی چاپلوسی کیوں کروں؟

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضلع بہرائچ، یوپی، ہند) کے نواب کی تعریف میں شاعروں نے قصیدے لکھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماہر اور عظیم شاعروں میں سے تھے، لہٰذا آپ سے بھی کچھ لوگوں نے گزارِش کی کہ نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ تو نہ لکھا البتہ اِس گزارش کے جواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں آپ نے ایک نعت شریف کہی جس کا پہلا شعر یوں ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضور ہے کہ گمانِ نَقْص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

یعنی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جمال کا کمال یہ ہے کہ اُس میں کسی قسم کی کمی ہونا تو دور کی بات ہے کسی کمی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مصرعے کا مطلب ہے کہ عموماً پھول کے ساتھ کانٹا بھی ہوتا ہے، چراغ کے ساتھ دُھواں بھی ہوتا ہے، لیکن آپ باغِ رسالت کے ایسے پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے اور آپ

ایسے چراغ ہیں جس میں کوئی دُھواں نہیں ہے۔

اِس کلام کے آخری شعر میں ریاست نان پارہ کے نواب صاحب کی تعریف میں قصیدہ نہ لکھنے کی عمدہ اور عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی وجہ اِس طرح بیان فرمائی کہ

کروں مَدحِ اَہلِ دُوَل رضا پڑے اِس بَلا میں مِری بَلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

یعنی اے رضا! کیا میں دولت مندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف وخوشامد کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مالداروں کی خوشامد کرنا ایک بَلا (مصیبت) ہے اور اِس بَلا میں مِری بَلا ہی پڑے۔ (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) جبکہ دوسرے مِصرَع میں فرماتے ہیں: میں تو اپنے رسولِ کریم، محبوبِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار کا بھکاری ہوں۔ میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۳۰ ماخوذاً) اللہ پاک ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی خودداری نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد سے بچیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے دنیا والوں کی خوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، کیونکہ دولت مندوں کی خوشامد تو وہ کرے، جسے دنیا کی ذلیل دَولت پانے کا لالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر

دولت مندوں کے مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے، اللہ والوں کے دل محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول سے آباد ہوا کرتے ہیں۔

یاد رکھئے! مالداروں کی چاپلوسی کرنا، اُن کی خوشامد کرنا شرعاً سخت ممنوع اور دین کے لئے نقصان دہ ہے۔ آیئے! خوشامد کی مذمّت میں 2 حدیثیں سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) **اِرشاد فرمایا:** جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّہ فِی الدّین حاصل کیا (یعنی عالِم باعمل بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلوسی کی اور (اُس کے) مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھُسا۔ (مسند الفردوس، ۱/۲۸۹، حدیث: ۱۱۳۴)

(2) **اِرشاد فرمایا:** لَیْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ التَّمَلُّقُ یعنی مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔

(شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۴/۲۲۴، حدیث: ۴۸۶۳)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا! امیروں سے ایسا تعلق رکھنا جس میں دین اور خود داری پر سمجھوتہ کرنا پڑے یہ اچھا نہیں ہے۔ البتہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے اُن کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور محبت کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شاعری اور آپ کے عشقِ رسول کے بارے میں سُن رہے تھے۔

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ محبت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ چیز کی طرف مائل ہو جانا "محبت" کہلاتا ہے۔ جب یہ میلان بہت مضبوط اور شدید ہو جائے تو اسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، بیان حقیقۃ المحبۃ...الخ، ۶/۵)

عشقِ رسول کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا **محبت** کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اُسے **عشق** کہتے ہیں۔

عشقِ رسول کے تقاضے

مسلمان اگرچہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اُس کو اللہ پاک و رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت ضرور ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ عشق و محبت کے تقاضے اور اِس کی علامات کیا ہیں؟ چنانچہ

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت و عشق کا تقاضا و علامت یہ ہے کہ اُن کی **اِطاعت و فرمانبرداری** والے کام کئے جائیں۔

حضرت سَہْل بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم سے محبت کی نشانی قرآن سے محبت کرنا ہے، قرآن سے محبت کی نشانی نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنا ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کی نشانی اُن کی سُنّت سے محبت کرنا ہے، اِن سب سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ آخرت سے محبت کی جائے اور آخرت سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ دنیا سے دشمنی

رکھی جائے۔(تفسیر قرطبی، پ۳،آل عمران، تحت الآیۃ:۲، ۱/۳۱، ۴۷ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے مزید بھی کئی تقاضے ہیں۔ مثلاً ☆ عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کی جائے۔ ☆ اِن کا ذکرِ مبارک بہت زیادہ کیا جائے۔ ☆ اِن کے اِرشادات کو سُن کر اپنایا جائے اور آگے پھیلایا جائے۔ ☆ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر، اولاد، صحابہ و اہلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بلکہ آپ کی ہر ہر ادا سے محبت کی جائے۔ ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے، اِسے سمجھا جائے اور اِس پر عمل کیا جائے۔ ☆ اپنی زندگی کو سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارا جائے۔ ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت و کردار کو اپنایا جائے۔ ☆ ایک بھی نماز قضا نہ کی جائے۔ ☆ جھوٹ سے بچا جائے۔ ☆ غیبت اور چغلی سے بچا جائے۔ ☆ ہر اُس کام سے بچا جائے جس سے اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی عشقِ حقیقی میں جینا مرنا نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلامِ رضا کی گُونج

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں شک نہیں کہ جب کسی کو کسی سے محبت اور عشق ہو جائے تو عاشق اپنے دِلی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اپنے دِلی جذبات اَشعار کے ذریعے بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی عشقِ مصطفٰے کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ بھی اِختیار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نعتیہ کلام بنام "**حدائقِ بخشش**" عشقِ رسول سے مالا مال نعتیہ شاعری

کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے مطابق ہے۔

مناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

اگر ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ یہ کائنات حسین مناظر سے بھری ہوئی ہے۔ اِن مناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ سائنسدان (Scientist) اِنہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ جُغرافیہ دان (Geographer) اِنہیں اپنے عِلْم کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ کیمسٹری والا اِنہیں عِلْمِ کیمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ پکے عاشقِ رسول تھے، اِس لیے آپ اِن تمام مناظر کو عشقِ رسول کی نگاہ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرمادیا کرتے تھے۔ آپ کے نعتیہ کلام **حدائقِ بخشش** میں کئی مناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر اِسی عشقی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔ اِن مناظر میں سے ایک سورج بھی ہے۔ جو تمام جہاں کو اپنے نور سے روشن کر رہا اور ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اُس کا نور کم نہیں ہو رہا بلکہ ہر روز آکر نور کی خیرات بانٹتا ہے۔ جس کے **طلوع و غروب** ہونے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے اور اُسے کائنات کے مناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عشق کی کتاب میں سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنْعِمو!
اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، جسے سورج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی سورج اور یہی آفتاب، اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستر خوان کی جَلی ہوئی روٹی ہے، ذرا سوچو! جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دستر خوان کی جَلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو اُن کے دستر خوان کی وہ روٹیاں جو جلن سے محفوظ ہیں، اُن کا کیا حال ہو گا۔ جس محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جَلی ہوئی روٹی یعنی سورج کی طرف دیکھنے سے آنکھیں جھپک جاتی ہیں، اُس کے اپنے چہرۂ مبارک کے اَنوار کا عالَم کیا ہو گا؟

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

قدموں میں جبیں کو رہنے دو　　چہرے کا تصوّر مشکل ہے

جب چاند سے بڑھ کر ایڑی ہے　　تو رُخسار کا عالَم کیا ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند اور تَخَیُّلاتِ رضا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاعری اور عشقِ رسول کے بارے میں سُن رہے تھے۔ چاند کا ذِکْر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن و جمال کو، محبوب کی خوبصورتی کو، محبوب کی دلکشی کو اور محبوب کی رنگت کو چاند سے تشبیہ دینا اُردو شاعری میں بہت عام ہے۔ مگر جس طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لیے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آیئے! اِس کی چند مثالیں سُنتے ہیں:

(1) عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی تو بات کرتے ہیں مگر اُس کے دَھبوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دَھبے کیوں ہیں؟، چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ اَنگُشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار
آج تک ہے سِینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ہاتھ کی نورانی اُنگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جلن کا نشان موجود ہے۔

(2) پھر ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں، چنانچہ **قصیدۂ معراجیہ** میں فرماتے ہیں:

سِتَم کِیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مِٹے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

یعنی اے چاند تیری عقل کو کیا ہوا کہ اِتنا بڑا ستم کر بیٹھا، جب معراج کی رات آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لائے تھے تو اُن کے گزرنے کے راستے کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اُس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ ختم ہو جاتے۔

(3) ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چاند کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپنے کا

کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جس میں اِس حدیثِ پاک کی طرف اِشارہ ہے کہ حضرت عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے تو آپ کی نُبُوَّت کی نشانیوں نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ میں نے دیکھا: آپ گہوارے (جھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جُھک جاتا۔ (جمع الجوامع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۸۳۶۱) اِسی لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جِدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

(4) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مَدینہ اپنی تَجَلِّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۲۰۲)

یعنی ایک آسمانوں کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمانوں کا چاند بھی روشنی بکھیرتا ہے مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے۔ آسمانوں کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دو پہر تک کے لیے ہوتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نور کی جھلک بھی عطا فرما دے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اِسی لیے ایک اور مقام پر نور کی خیرات لینے کے لیے عرض کرتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

چودھویں کا چاند اور طیبہ کا چاند

(5) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: چاند سورج تو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، چنانچہ

اِرشاد فرماتے ہیں:

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

یعنی بلکل دوپہر کے وقت سُورج اپنے عُروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے عُروج پر آجائے، ایسے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرۂ مبارک پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا۔ چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔ اِس میں اِس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس...الخ، ۴/۳۷۰، حدیث: ۲۸۲۰)

حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے

ہیں:☆صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں،(یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔ ☆کئی وجوہات کی بنا پر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حَسِین(خوب صورت) ہے۔☆چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ دن رات چمکتا ہے۔☆چاند صرف تین(3)رات (آب وتاب سے)چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔☆چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔☆چاند صرف اَبدان(جسموں)کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ اِیمان کو نور دیتا ہے۔☆چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ گھٹنے سے محفوظ ہے۔☆چاند کو گِرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ کبھی نہ گہے(گرہن نہ لگے)۔☆چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔(مرآۃ المناجیح،۸/ ۶۰ ملخصاً)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی شاعری اور عشقِ رسول کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ عشقِ رسول پر مشتمل شاعری سُننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اِس سے دل میں محبتِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ میں اِضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اِس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اَشعار صحیح ہوں اور اَشعار لکھنے والا خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ سے معمور ہونے کے ساتھ دین و شریعت کے ضروری مسائل بھی جانتا ہو، چنانچہ

امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اِس بات کی رہنمائی کرتے ہوئے اپنی کتاب **"کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب"** میں لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے اِرشاداتِ عالِیَہ کا خُلاصہ ہے: جاہل نعت گو شاعروں کے کلام بسا اوقات

کفریّات سے بھرپور ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بُلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سُننا بھی گناہ۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۴)

جبکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۙ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۙ﴿۲۲۶﴾

(پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶)

ترجمۂ کنز العرفان: اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور یہ کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے: اِس سے معلوم ہوا! شاعروں کا جھوٹے اور باطل اَشعار لکھنا، اُنہیں پڑھنا، دوسروں کو سُنانا اور اُنہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔ اِس سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو ایسے اشعار لکھتے ہیں جن میں اللہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین، دینِ اسلام اور قرآن کا مذاق اُڑانے اور اللہ پاک کی بارگاہ کے مُقرَّب بندوں کی شان میں گستاخی کے کلمات ہوتے ہیں۔ یونہی بے حیائی، عُریانی اور فحاشی کی ترغیب پر مشتمل نیز عورت اور مرد کے نفسانی جذبات کو بھڑکانے والے الفاظ کے ساتھ شاعری کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی نصیحت حاصل کریں جو اُن کی بیہودہ شاعری سُنتے، پڑھتے اور دوسروں کو سُناتے ہیں۔(تفسیر صراط الجنان، ۷/۱۷۱)

کس کس کا کلام پڑھنا چاہیے؟

امیرِ اَہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پَرَکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی، لِہٰذا عافیّت اِسی میں ہے کہ مُسْتَنَد عُلَمائے اَہلسنّت کا کلام سُنا جائے۔ اُردو کلام سُننے کیلئے مشورۃً **"نعتِ رسول"** کے 7 حُروف کی نسبت سے 7 نام حاضر ہیں: (1) امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (2) اُستاذِ زمن حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (3) خلیفہ ٔ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولانا جمیلُ الرحمٰن رَضَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (4) شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُضور مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (5) شہزادۂ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (6) خلیفہ ٔ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ (7) حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وغیرہ۔ مزید فرماتے ہیں: اگر غیر عالِم شاعِر کا کلام پڑھنا سُننا چاہیں تو کسی ماہرِ فن سُنّی عالِم سے اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۸، ۲۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مکتبۃ المدینہ نے اِن بزرگوں میں سے اکثر کے کلام خوب صورت انداز میں چھاپ دیئے ہیں۔ اِنہیں حاصل کرنے کے لیے اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے رابطہ فرمایئے اور نورِ مصطفٰے کی خیرات پانے، دل میں محبتِ مصطفٰے بڑھانے اور نیک کاموں پر عمل کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! راہِ خدا میں سفر کرنے والے قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب آچکا ہے۔☆نیک لوگوں کی صحبت ملتی ہے۔☆مسجد میں نفلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔☆بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہمیت معلوم ہو سکتی ہے۔☆بہت سے دینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆مسجدوں میں ذِکر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب المساجد...الخ، باب لزوم المساجد...الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافِلے کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

پاکستان کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کافی عرصہ سے روزگار کے سلسلے میں پریشان تھے۔ کئی جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اِسی دوران خوش قسمتی سے اُن کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، اُنہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں! آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کرکے وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہوگا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں اُن کا انٹرویو تھا، اُنہوں نے اِرادہ کرلیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن کے قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی دوسرا ہی دن تھا کہ اُنہیں خبر ملی "آپ انٹرویو میں کامیاب ہوچکے ہیں"، چنانچہ قافلے سے واپسی

کے چند روز بعد ہی اُنہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی برکت سے اُنہیں روزگار مل گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے شاعری میں جو مقام پایا ہے، اِس کی مثال نہیں ملتی۔ یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے کلاموں کو بارگاہِ مصطفےٰ میں بھی قبولیت حاصل تھی۔ آیئے! اِسی طرح کا ایک واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینے شریف میں نبیِّ رَحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی آرزو لئے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے پہلے شعر میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں　　تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا! تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔ وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جانب گلزار تشریف لارہے ہیں۔

آخری شعر میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور مسکینی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں
(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے دوسرے مِصرَعے میں بطورِ عاجزی اپنے لئے ''کُتّے'' کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں ''شَیدا'' لکھا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس شعر میں عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه انتہائی عاجزی کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں مدینے کے کُتّے گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہوتے ہیں۔

یہ غزل عرض کرکے دیدار کے اِنتظار میں باادب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی اور سر کی آنکھوں سے جاگتی حالت میں زیارتِ محبوب سے مُشَرَّف ہوئے۔[1]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سچے عاشقِ رسول بلکہ عاشقانِ رسول کے قافلے کے سپہ سالار تھے۔ جو ساری زندگی عشقِ رسول کے جام پلاتے رہے۔ عشقِ رسول کو فروغ دیتے رہے اور اُمّت کو عشقِ رسول کا دَرس دیتے رہے۔ یہ عشقِ رسول کی برکتیں تھیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے اِس سچے عاشق کو جاگتی حالت میں اپنی زیارت کا جام پلایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صدقے حقیقی عشقِ رسول بھی عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت سے بھی مُشَرَّف فرمائے۔

---

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۱تا۱۲ملخصاً

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی سچے عاشقِ رسول بن جائیں، اِس سے ہماری دنیا بھی اچھی ہوگی اور آخرت بھی بہتر ہوگی۔ اِس میں شک نہیں کہ جو سچا عاشقِ رسول ہوگا وہ ہر اُس کام سے بچے گا جس سے شریعت بچنے کا تقاضا کرتی ہے۔☆ عشقِ مجازی سے بچے گا۔☆ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات کے مطابق زندگی گزارے گا۔ ☆ نماز قضا نہیں کرے گا۔☆ کبھی جھوٹ اور غیبت میں نہیں پڑے گا۔☆ فرض روزہ بِلا عُذرِ شرعی نہیں چھوڑے گا۔☆ کبھی والدین کا دل نہیں دکھائے گا۔☆ کبھی پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دے گا۔☆ کبھی رشتہ داروں سے رشتہ نہیں توڑے گا۔☆ کبھی دوسروں کا حق نہیں دبائے گا۔☆ کبھی دوسروں کی بے عزتی نہیں کرے گا۔☆ کبھی حرام مال کی طرف نہیں جائے گا۔☆ کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائے گا۔☆ بُری صحبت میں نہیں رہے گا۔☆ کبھی بدنگاہی نہیں کرے گا۔ الغرض!☆ وہ ہر اُس کام سے بچے گا جس سے شریعت منع کرتی ہے۔ کیونکہ سچے عاشقِ رسول کو اُس کا **عشقِ رسول** عبادات میں لگائے گا۔ نیکیوں میں مصروف رکھے گا۔ عمل پر اُبھارے گا۔ آخرت کی تیاری کروائے گا۔ ظاہر و باطن کو بہتر کرنے پر اُبھارے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ بروزِ قیامت دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کروائے گا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کتنی پیاری بات اِرشاد فرمائی ہے کہ

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چُھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(حدائق بخشش، ص۱۹۳)

شعر کی وضاحت: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ آگ سے آگ بجھائی نہیں جاتی، بلکہ آگ سے آگ مزید

جل اُٹھتی ہے، لیکن اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: دنیا میں ایک ایسی آگ بھی ہے جو دوزخ کی آگ سے بچاتی ہے اور وہ آگ رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عشق کی آگ ہے۔ اگر یہ آگ دل میں پیدا ہو جائے تو یہی آگ دوزخ کی آگ سے بچالے گی اور یہ بہت ہی سستا سودا ہے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

مجلس فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز)

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰه دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اللہ پاک کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اسلامی 108 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنھی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مجلس فیضانِ مدینہ (مدنی مراکز)" بھی ہے۔ جس کا مقصد مَدَنی مراکز فیضانِ مدینہ دعوتِ اسلامی کے نظام کو شرعی اور تنظیمی تقاضوں کے مطابق چلانا ہے۔ اِس مجلس کے تحت سرانجام پانے والے تقریباً تمام کام وَقف اَملاک سے تَعَلّق رکھتے ہیں اور یہ بات اِس مجلس کے مزید حسّاس ہونے پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ اِس مجلس میں اچھی اچھی نیتوں سے خدمتِ دین پر مامور اسلامی بھائیوں کے لئے برکات اور بڑے ثواب کی بڑی اُمّید ہے۔ اس شعبے کے تحت مساجد کا انتظام، اَئمۂ کرام کی تربیت و تَقَرُّری، المدینہ لائبریری کی صورت میں مطالعہ کا ذوق رکھنے والوں کے لئے مناسب مواقع و عمدہ و پُر سُکون ماحول کی فراہمی کی کوشش، اِس کے عِلاوہ مَدَنی مَراکز فیضانِ مدینہ میں موجود کئی شعبہ جات جیسا کہ عُلَمائے کرام کا شعبہ جامعۃ المدینہ، حُفّاظ کا شعبہ مدرسۃ المدینہ، مَدَنی تربیت گاہ اور مختلف مواقع پر

ہونے والے مختلف کورسز وغیرہ کے اِنتظامی کاموں میں خدمات جیسے عظیم مَدَنی کاموں کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نعت خوانی کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! رسالہ "**تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط(6) حُقوق العباد کی احتیاطیں**" صفحہ نمبر 18 سے نعت خوانی کے چند آداب سُنتے ہیں۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:☆ بہتر یہی ہے کہ محلے میں بغیر اسپیکر کے **نعت خوانی** کریں۔☆ اپنے ذوق و شوق کی خاطِر محلے والوں کو **تکلیف** نہ دیجئے۔☆ بعض **بچوں** کی نیند کچی ہوتی ہے اُن سے معمولی سی آواز بھی برداشت نہیں ہوتی، فوراً رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے گھر والوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔☆ گھروں میں ایسے **مریض** بھی ہوتے ہیں جو بے چارے نیند کی گولیاں کھا کر بستر پر پڑے رہتے ہیں۔☆ **طَلَبہ** کو صبح تعلیم گاہوں اور دیگر افراد کو کام پر جانا ہوتا ہے۔☆ ایسے میں اگر محلے کے اندر "**ساؤنڈ سِسٹم**" پر زور و شور سے محفل جاری ہو تو مجبوروں اور مریضوں کی **سخت دل آزاری کا امکان رہتا ہے۔**☆ اکثر مُرَوَّت میں یا اجتماع کروانے والے کے دبدبے کے باعث سہم کر چُپ رہتے ہیں۔

اعلان:

نعت خوانی کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الترغیب والترہیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 8 اکتوبر 2020ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، **کُل دورانیہ 15 منٹ**

نعت خوانی کے بقیہ آداب

☆ اسپیکر کی کان پھاڑ ڈالنے والی آواز پر احتجاج کرنے والوں کیلئے ایسی مثال دینا ہرگز مناسب نہیں ہے کہ "شادیوں میں بھی لوگ **فلمی گیت** زور و شور سے چلاتے ہیں، اُن کو کوئی کیوں منع نہیں کرتا! ہم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **ثناخوانی** کرتے ہیں تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔" **مَعَاذَ اللہ** یہ کھلا بُہتان ہے۔ ☆ کوئی مسلمان خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اُس کو ہرگز **آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کی ثناخوانی سے تکلیف نہیں ہو سکتی**۔ ☆ شکایت صرف اسپیکر کی آواز سے ہے۔ ☆ جس **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہم نعت خوانی کر رہے ہیں اور اُس میں صرف "**مزا**" لینے کیلئے **ساؤنڈ سسٹم** لگا رکھا ہے اگر اِس وجہ سے پڑوسی تکلیف پا رہے ہیں تو یقیناً **پیارے آقا** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی خوش نہیں۔ ☆ دو چار محلے والوں سے اجازت لے لینا ہرگز ناکافی ہے۔ ☆ دودھ پیتے **بچوں**، اُن کی **ماؤں** اور دردِ سر سے **تڑپتے**، بخار میں **تپتے** اور بستروں پر بے چینی سے لوٹتے **مریضوں** سے کون اجازت لائے گا؟۔ ☆ یہ بھی حقیقت ہے کہ **فلمی** گانوں کے شور سے بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے مگر ڈر کے مارے صبر کر کے پڑے رہتے ہیں۔ ☆ بہر حال یہ ہم سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ حُقوق العباد کا معاملہ حُقوقُ اللہ سے **سخت تر** ہے۔ ☆ عبادات میں بھی

حُقوق العباد کا خیال رکھنا ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر سونے والے کو تکلیف ہوتی ہو تو **بلند آواز سے تِلاوت کی بھی شرعاً اجازت نہیں۔** ☆اِسی طرح اگر مریضوں اور سونے والوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اسپیکر بلکہ یوں ہی بلند آواز سے **بھی نعت شریف نہیں پڑھ سکتے** اور ایسے موقع پر ایکو ساؤنڈ اور بھی سخت تکلیف دیتا ہے۔اللہ کریم ہم مسلمانوں کو ہٹ دھرمی اور بے جا ضد سے محفوظ فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"پہلا لقمہ کھاتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے:

یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِی

(حلیۃ الاولیا، ۳/۵۱، رقم:۳۱۲۸)

ترجمہ: اے بہت بخشنے والے!اپنی رَحمت سے میری بھی بخشش فرما۔

(خزینۂ رحمت، ص ۱۰۳)

حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانے کا پہلا لقمہ کھاتے تو یہ دعا پڑھتے۔(حلیۃ الاولیا، ۳/۵۱، رقم:۳۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غوروفکر کا طریقہ (72 مدنی انعامات)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی مَدَنی انعامات کے رِسالے سے غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن مَدَنی انعامات پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی مَدَنی انعام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن مَدَنی انعامات پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن مَدَنی انعامات پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی مَدَنی انعامات کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 مَدَنی انعامات)

یومیہ 56 مَدَنی انعامات:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 مَدَنی کام میں سے کم از کم ایک مَدَنی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟

(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) بعدِ فجر مَدَنی حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیرو مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 مَدَنی انعامات

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے مَدَنی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار مَدَنی حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 مَدَنی انعامات

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا امامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 مَدَنی انعام

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 مَدَنی انعامات

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12مَدَنی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس،7دِن کا فیضانِ نماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یاالله پاک!جو کوئی سچے دل سے مَدَنی انعامات پر عمل کرے،روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد